تحیۃ المسجد

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

مسجد اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ اور کرۂ ارض کا مقدّس ترین خطہ ہے۔ مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعت نماز ادا کریں:

① حمران بن ابان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَهُورٍ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»، قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَغْتَرُّوا».

''میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی لایا، وہ چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے اچھی طرح وضو کیا، کہا: میں نے اسی جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا: جس نے اس طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: دھوکے میں نہ رہ جانا۔'' (صحيح البخاري: 6433)

② سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ .

''مسجد میں داخل ہوں تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرلیں۔''

(صحيح البخاري : 444، صحيح مسلم : 714)

③ ایک روایت میں ہے:

لَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

''اس وقت تک نہ بیٹھئے، جب تک دو رکعت نہ پڑھ لیں۔''

(صحيح البخاري : 444، صحيح مسلم : 714)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ .

''میں نے مسجد (اقصیٰ) میں داخل ہوکر دو رکعت ادا کیں۔''

(صحيح مسلم : 162)

⑤ مسروق رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ مِنْ أَهْلِهٖ وَأَنَا مَعَهٗ، حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ، فَقُلْتُ : وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَأَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ، لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ يَخْرِقُ عَرْضَهٗ وَطُولَهٗ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ يَّبْعَثَ الشَّبَابُ الشَّيْخَ بَرِيدًا مَّا بَيْنَ الْأُفُقَيْنِ .

''آپ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے، میں آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ ایک آدمی نے انہیں سلام کہا تو کہنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا۔ عرض کیا: وہ کیا؟ فرمانے لگے: یہ علاماتِ قیامت سے ہے کہ آدمی جان پہچان والے کو ہی سلام کہے گا، وہ مسجد میں داخل ہو کر طول وعرض کو عبور کر لے گا، مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور نوجوان بوڑھے کو دو پہاڑوں کے نشیب میں (یہ محاورتاً بولا گیا ہے، دور دراز مقام کی طرف اشارہ ہے) قاصد بنا کر بھیجے گا۔''

(مسند الشاشي : 400، وسندهٗ صحيحٌ)

خیال رہے تحیۃ المسجد واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، دو رکعت ادا کئے بغیر بیٹھنا صحابہ سے ثابت ہے:

① سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کے واقعہ میں کہتے ہیں:

فَجِئْتُهٗ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضِبِ، ثُمَّ قَالَ : «تَعَالِ»، فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ .

''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں مسکرائے کہ رخ انور سے ناراضی چھلک رہی تھی۔ فرمایا: آیئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر (مسجد میں) بیٹھ گیا۔''

(صحيح البخاري : 4418، صحيح مسلم : 2779)

اس حدیث پر امام نسائی رحمہ اللہ باب قائم کرتے ہیں:

اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوْسِ فِيهِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ .

''نماز ادا کئے بغیر مسجد میں بیٹھنے اور نکلنے کی رخصت کا بیان۔''

(سنن النسائي : 732)

② **نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ فِي الْمَسَجِدِ، وَلَا يُصَلِّي فِيهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کیے بغیر مسجد سے گزر جاتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :340/1، وسندهٗ صحيحٌ)

③ **زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں:**

كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَلَا يُصَلُّونَ، وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ .

''صحابہ کرام مسجد میں داخل ہوتے اور نماز ادا کیے بغیر نکل جاتے۔ میں نے خود سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :340/1، وسندهٗ حسنٌ)

④ **حنش بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں:**

رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، يَمُرُّ فِي مَسْجِدِنَا، فَرُبَّمَا صَلّٰى، وَرُبَّمَا لَمْ يُصَلِّ .

''میں نے سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (تابعی) کو دیکھا، وہ ہماری مسجد سے گزرتے تھے، کبھی نماز پڑھ لیتے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :341/1، وسندهٗ حسنٌ)

⑤ **خالد بن ابی بکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:**

رَأَيْتُ سَالِمًا يَّدْخُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الْخَوْخَةِ، فَلَا يُصَلِّي فِيهِ .

''میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا کرتا، وہ مسجد میں داخل ہوتے اور نماز پڑھے بغیر کھڑکی سے نکل جاتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :341/1، وسندهٗ حسنٌ)

ان تمام آثارِ صحیحہ و حسنہ سے ثابت ہوا کہ تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ اس کا حکم استحباب وسنیت پر محمول ہے۔

❀ شارح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (م:852ھ) لکھتے ہیں:

وَاتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰی عَلٰی أَنَّ الْأَمْرَ فِي ذٰلِكَ لِلنَّدْبِ .

تمام اربابِ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ تحیۃ المسجد کا حکم استحباب پر محمول ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري :537/1)

⑥ ابوخلدہ خالد بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ عِكْرِمَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ : هٰذَا حَقُّ الْمَسْجِدِ .

''میں نے عکرمہ رحمہ اللہ کو دیکھا، وہ مسجد میں داخل ہوئے اور دو رکعت ادا کیں۔ پھر فرمایا: یہ مسجد کا (استحبابی) حق ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :340/1، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ :

تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، نمازِ طواف اور نمازِ کسوف یہ سبھی نمازیں ہیں جو کہ ایک سبب کے تحت ادا کی جاتی ہیں۔ مسجد میں داخل ہونا تحیۃ المسجد کا سبب ہے، سبب نہیں تو نماز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ نمازیں ممنوع اوقات میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں، کیوں کہ سبھی نمازیں نہی کے عموم سے مستثنیٰ ہیں:

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، أَوْ قَدْ خَرَجَ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ .

''دورانِ خطبہ مسجد میں آنے والا دو رکعت ادا کرے۔''

(صحيح البخاري : 1166؛ صحيح مسلم : 875)

❀ شارحِ صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (م:676ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمُسْتَنْبَطُ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ لَا تُتْرَكُ فِي أَوْقَاتِ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ، وَأَنَّهَا ذَاتُ سَبَبٍ تُبَاحُ فِي كُلِّ وَقْتٍ .

''ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تحیہ المسجد ممنوع اوقات میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، یہ سببی نماز ہے اور سببی نماز ہر وقت ادا کی جا سکتی ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : 164/6)

❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا، تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ»، قَالَ : مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ .

''بلال! قبول اسلام کے بعد کون سا عمل ہے، جس پر آپ کو سب سے زیادہ ثواب کی امید ہوا؟ میں نے جنت میں آپ کے قدموں کی چاپ سنی ہے۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے سب سے زیادہ اُمید اس عمل پر ہے کہ رات ہو یا دن، جب بھی مَیں نے وضو کیا، تو تحیۃ الوضو ادا کی ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1149، صحيح مسلم : 2458)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِيهِ فَضِيلَةُ الصَّلَاةِ عَقِبَ الْوُضُوءِ، وَأَنَّهَا سُنَّةٌ، وَأَنَّهَا تُبَاحُ فِي أَوْقَاتِ النَّهْيِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَاسْتِوَائِهَا وَغُرُوبِهَا، وَبَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ؛ لِأَنَّهَا ذَاتَ سَبَبٍ.

''اس حدیث سے تحیۃ الوضو کی فضیلت و سنیت ثابت ہوتی ہے، یہ نماز ممنوع اوقات، مثلاً طلوع آفتاب، زوال، غروب شمس، نماز عصر اور فجر کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : 13/16)

❁ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ.

''مسجد میں داخل ہوں، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کریں۔''

(صحيح البخاري : 444، صحيح مسلم : 714)

❁ سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، إِنْ وُّلِّيتُمْ مِّنْ هٰذَا الْأَمْرِ شَيْئًا، فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ».

''بنوعبدالمطلب! یا (فرمایا کہ) بنوعبد مناف! اگر آپ بیت اللہ کی خدمت

گزاری کا شرف پائیں تو دن رات میں کسی بھی وقت اس گھر کا طواف بند نہ کیجئے گا۔''

(مسند الحميدي : 561؛ سنن النسائي : 858، 2924؛ وصححه ابن خزيمة [1280، 2747] وسندهٗ صحيحٌ، المعجم الكبير للطبراني : 128/11، ح : 11359، وسندهٗ حسنٌ)

❀ کسوف وخسوف کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوا، وَصَلُّوا، وَتَصَدَّقُوا .

''چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ گرہن دیکھ کر اللہ کا ذکر کریں، اس کی بڑائی بیان کریں، نماز پڑھیں اور صدقہ کریں۔''

(صحيح البخاري : 1044، صحيح مسلم :901)

ان تمام احادیث کے عموم سے ثابت ہوتا ہے کہ سبھی نمازیں ممنوع اوقات میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀